# از عدالت عظمیٰ

5 مئی
1959

انکم ٹیکس کمشنر ، بہار و اوریسا

بنام

مسریز پٹنی اینڈ کمپنی۔

(بی پی سنہا ، جے ایل کپور اور ایم ہدیات اللہ، جسٹس صاحبان)

انکم ٹیکس-غیر رہائشی پر تشخیص-برطانوی بھارت سے باہر ادائیگی کے لیے رہائشی مقروض کے ساتھ معاہدہ-برطانوی بھارت میں پوسٹ کیے گئے چیک کے ذریعے ترسیلات زر-ادائیگی کی جگہ-غیر رہائشی کی ٹیکس کی ذمہ داری۔

جواب دہندگان، جو حیدرآباد کے نظام کے علاقوں کے اندر سکندرآباد میں کاروبار کرنے والے غیر رہائشی تھے، نظام کی حکومت کو کچھ سامان کی فراہمی کے لیے برطانوی بھارت میں بمبئی اور مدورائی میں دو فرموں کے ایجنٹوں کے طور پر کام کر رہے تھے۔کمیشن کے حوالے سے فرموں کی طرف سے جواب دہندگان کی وجہ سے فریقین کے درمیان قرارداد یہ تھا کہ رقم جواب دہندگان کو نقد یا سکندرآباد میں چیک کے ذریعے ادا کی جانی تھی۔ان رقوم کے لیے بھارتیہ امپیریل بینک کی بالترتیب بمبئی اور مدراس شاخوں پر فرموں کی طرف سے تیار کردہ چیک، بمبئی اور مدورائی میں ڈاک کے ذریعے سکندرآباد میں جواب دہندگان کو بھیجے گئے تھے، اور جب موصول ہوئے تو انہیں ان کے کھاتوں کی کتابوں میں جمع کیا گیا، چیک وہاں موجود ان کے بینکر کو ان کے کھاتے میں جمع کرنے اور جمع کرنے کے لیے بھیجے گئے۔تشخیص کے سال 1945-1946 کے لیے انکم ٹیکس آفیسر، برہم پور(برطانوی بھارت میں)نے ان رقوم کا اندازہ ٹیکس کے قابل آمدنی کے طور پر کیا جس میں کہا گیا کہ یہ رقم برطانوی بھارت میں موصول ہوئی تھی نہ کہ سکندرآباد میں۔ اپیلٹ ٹریبونل نے پایا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

کہ جواب دہندگان کو سکندرآباد میں موصول ہونے والے تمام چیک ان کے ذریعے ادائیگی کے طور پر لیے گئے تھے۔جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ فریقین کے درمیان قرارداد کے پیش نظر کہ کمیشن کی رقم سکندرآباد میں ادا کی جانی چاہیے، جب چیک ڈاک کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں، تو پوسٹ آفس مقروض کا ایجنٹ ہوتا ہے نہ کہ جواب دہندگان کا، کہ اس رقم کو موصول ہونے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے جب پوسٹ آفس جواب دہندگان کو چیک پہنچاتا ہے، اور اس کے نتیجے میں، اس رقم کو برطانوی بھارت میں موصول ہونے کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔انکم ٹیکس حکام نے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ اوگل گلاس ورکس لمیٹڈ، [1955] آئی ایس سی آر 185 کے فیصلے پر انحصار کیا۔

مانا گیا کہ ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے چیک کے ذریعے ادائیگی کی صورت میں ادائیگی کی جگہ کا تعین فریقین کے درمیان قرارداد یا فریقین کے طرز عمل پر منحصر ہوگا۔اگر یہ دکھایا جاتا ہے کہ قرض دہندہ نے مدیون کو یا تو واضح طور پر یا مضمر طور پر ڈاک کے ذریعے چیک بھیجنے کا اختیار دیا ہے تو چیک میں موجود جائیداد بھیجتے ہی قرض دہندہ کو پہنچ جاتی ہے۔لیکن جہاں، موجودہ معاملے کی طرح، قرارداد یہ تھا کہ رقم برطانوی بھارت سے باہر سکندرآباد میں ادا کی جانی تھی، جب وہاں کے جواب دہندگان کو چیک موصول ہوئے تو یہ رقم اس جگہ پر موصول ہوئی سمجھی جانی چاہیے، اور اس لیے، یہ رقم برطانوی بھارت میں قابل ٹیکس نہیں تھی۔

کمشنر انکم ٹیکس بمقابلہ اوگل گلاس ورکس لمیٹڈ، [1955] ایس سی آر185 ، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار :دیوانی اپیل نمبر326 بابت1957

1951کے ایس جے سی نمبر 117 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 16 فروری 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے:سی کے ڈیفتری، بھارتیہ سالیسیٹر جنرل ، کے این راج گوپال شاستری، آرII۔ دھبر اور ڈی گپتا۔

جواب دہندہ کی طرف سے: رامیشور ناتھ، ایس این اینڈلی اور جے بی دادا چنجی۔

5مئی 1959۔عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

جسٹس کپور، ۔ خصوصی اجازت کے مطابق یہ اپیل کمشنر انکم ٹیکس نے اڑیسہ کی عدالت عالیہ کے اس فیصلے کے خلاف کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مدعا علیہان کو موصول ہونے والی رقم برطانوی بھارت میں موصول نہیں ہوئی تھی اور اس لیےاس پر انکم ٹیکس واجب نہیں ہے۔جواب دہندگان ہر وقت سکندرآباد میں کاروبار کرنے والے غیر رہائشی تھے جو اس وقت حیدرآباد کے نظام کے علاقوں میں تھا۔انہوں نے میسرس کے ذریعہ تیار کردہ گیس پلانٹس کی فراہمی کے لیے ایجنٹوں کے طور پر کام کیا۔ٹی۔وی۔ ایس آئینگر اور سنز، مدورا، نظام کی حکومت کو، اور اس حکومت کو کچھ سامان کی فراہمی کے لیے لوکاس بھارتیہ سروسز، بمبئی برانچ کے ایجنٹوں کے طور پر بھی۔ تشخیص کا سال 46-1945 ہے۔ایسا لگتا ہے کہ دونوں مینوفیکچررز اور جواب دہندگان کے درمیان کوئی تحریری قرارداد نہیں ہوا ہے لیکن سامان کمیشن کی بنیاد پر فراہم کیا جانا تھا۔اس قرارداد کی تعمیل میں جواب دہندگان کو ایم/ایس ٹی وی ایس آئینگر اینڈ سنز، مدورا سے بھارتیہ امپیریل بینک ، مدراس پر جاری کیے گئے چیک موصول ہوئے، جن کی رقم5302 روپے تھی۔ امپیریل بینک آف بھارت، بمبئی برانچ پر تیار کردہ چیک کے ذریعے مدورا اور لوکاس بھارتیہ سروسز، بمبئی سے فراہم کردہ تمام سامان کے سلسلے میں 35,202روپے۔ ان کے ذریعہ فراہم کردہ سامان کے سلسلے میں 5,302 روپے، اس طرح مجموعی طور پر40, 504 روپے کی کمائی ہوتی ہے۔یہ چیک ڈاک کے ذریعے بھیجے جاتے تھے اور سکندرآباد میں جواب دہندگان کے موصول ہونے پر جواب دہندگان کی کھاتوں کی کتابوں میں جمع کیے جاتے تھے اور جواب دہندگان کے کھاتے میں جمع کرنے اور جمع کرانے کے لیے ان کے بینکر جی رگھوناتھمل کو بھیجے جاتے تھے۔اس طرح جمع کی گئی ان رقوم کے برعکس جواب دہندگان نے فوری طور پر چیک نکال لیے اور اس طرح جمع کی گئی ان رقوم پر عمل کیا۔بمبئیفرم سے موصول ہونے والے کمیشن کے حوالے سے اسے 22 دسمبر 1944 کو کھاتے میں ادا کیا گیا تھا، لیکن اسے صرف 2 جنوری 1945 کو کریڈٹ دیا گیا تھا۔انکم ٹیکس افسر نے ان رقوم کا تخمینہ قابل ٹیکس آمدنی کے طور پر لگایا جس میں کہا گیا کہ40, 504 روپے کی پوری رقم برطانوی بھارت میں موصول ہوئے نہ کہ سکندرآباد میں۔جواب دہندگان کی طرف سے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اپیل کی گئی جس نے اس حکم کو برقرار رکھا جس میں کہا گیا تھا کہ آمدنی کو برطانوی بھارت میں جمع، پیدا یا موصول ہونا چاہیے۔اس حکم کے خلاف مدعا علیہان نے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی اور یہ فیصلہ دیا گیا کہ مدورا اور بمبئی کی فرموں سے مدعا علیہان کو رقم کمیشن کے طور پر موصول ہوئی تھی لیکن وہ سکندرآباد میں موصول ہوئی تھیں۔اس لیے اپیل کی اجازت دی گئی۔اپیلٹ ٹریبونل کا اپنے الفاظ میں نتیجہ یہ تھا-:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

"اپیل گزاروں کی دلیل ہے کہ چیک نیگوشیبل انسٹرومنٹ ہیں اور قرض دہندہ نے انہیں قبول کر لیا ہے اور ان کی کتابوں لکھ چکا ہے،رسید کو حیدرآباد میں رسید کے طور پر لیا جانا چاہیے۔ہم اپیل گزاروں کے پیش کردہ نقطہ نظر سے متفق ہیں۔بھشیام کے نیگوشی ایبل انسٹرومینٹس ایکٹ، آٹھویں ایڈیشن، نظر ثانی شدہ، صفحہ 556 میں کہا گیا ہے کہ یہ قرض دہندہ کے لیے اختیار ہوگا کہ وہ اپنے واجب الادا رقم کی مکمل ادائیگی میں چیک قبول کرے، ایسی صورت میں یہ نقد ادائیگی کے برابر ہوگا۔اس حیثیت کے ہونے کی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آمدنی برطانوی بھارت میں حاصل ہوئی تھی۔ "

کمشنر کے کہنے پر ایکٹ کی دفعہ (1)66 کے تحت ایک حوالہ اوریسہ کی عدالت عالیہکو مندرجہ سوالات کے معاملے میں اپنی رائے دینے کیلئے دیا گیا تھا

" آیا کیس کے معاملے میں، 35, 202 روپے کی رقم اور5,302 روپے ٹی ،وی۔ایس آئینگر اینڈ سنز لمیٹڈ اور لوکاس بھارتیہ سروسز لمیٹڈ سے کمیشن کے طور پر موصول کی، بالترتیب وہ آمدنی تھی جو برطانیہ بھارت میں جمع ہوئی، پیدا ہوئی یا موصول ہوئی۔عدالت عالیہ نے پایا کہ کیس کا بیان نامکمل تھا اور اصل سوال مختلف تھا۔اس نے کہا :

"اس طرح کے تمام معاملات میں اصل سوال محض یہ نہیں ہے کہ آیا چیک برطانوی بھارت کے کسی بینک سے لیے گئے تھے، اور اس بینک میں جمع کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے۔سوال یہ ہے کہ کب۔برطانوی بھارت سے باہر اپنے کاروبار کی جگہ رکھنے والے ٹیکس دہندہ کو چیک موصول ہوتے تھے، وہ چیک درحقیقت غیر مشروط ادائیگی کے ذریعے مطلق اور حتمی ادائیگیوں کے طور پر موصول ہوتے تھے یا آیا وہ وصولی پر محض مشروط ادائیگیوں کے طور پر موصول ہوتے تھے۔یہ حقیقت کہ چیک برطانوی بھارت میں نکالی جاتی تھی یا یہ کہ وہ ٹیکس دہندہ کے سکندرآباد کے بینکر کے بذریعے جمع کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے، اگرچہ متعلقہ ہیں، حتمی نہیں ہیں۔ "

اس لیے اس نے کیس کا اضافی بیان پیش کرنے کے لیے کیس اپیلٹ ٹریبونل کو بھیج دیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس مرحلے پر تنازعہ اس سوال تک محدود تھا کہ آیا چیک سکندرآباد بھیجے جانے اور برطانوی بھارت میں وصول ہونے کے بعد حتمی خارج ہونے کے مترادف ہوں گے یا غیر مشروط۔ٹریبونل نے اپنے ضمنی بیان میں پایا کہ فریقین کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ بمبئی اور مدورا فرموں سے چیک وقتاً فوقتاً اور اس تاریخ کو طے شدہ کمیشن کے مکمل اطمینان کے ساتھ موصول ہوئے تھے۔اس نے کہا:

" یہ حقائق کہ اس طرح کی اندراجات ٹیکس دہندہ کی کتابوں میں کی گئی تھیں، کہ چیک فوری طور پر بینک میں ڈال دیے گئے تھے، کہ بینک نے فوری طور پر ان رقوم کے لیے ٹیکس دہندہ کو رعایت وصول کرنے کے بعد کریڈٹ دے دیا اور فوری طور پر ٹیکس دہندہ کو ان رقوم پر کام کرنے کی اجازت دے دی۔لہذا ٹریبونل کی طرف سے حقیقت کا نتیجہ اگرچہ مخصوص نہیں تھا کہ جواب دہندگان کی طرف سے چیک کی وصولی ان دونوں فرموں سے کمیشن کی وجہ سے واجب الادا قرض کی مکمل ادائیگی کے طور پر کام کرتی تھی۔

اس معاملے کا فیصلہ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف کیا تھا اور اس دوران اس عدالت نے کمشنر آف انکم ٹیکس بمقابلہ اوگل گلاس ورکس لمیٹڈ میں فیصلہ دیا تھا۔اس کیس کے فیصلے پر غور کرنے کے بعد بھی عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ جواب دہندگان کی آمدنی برطانوی بھارت میں موصول نہیں ہوئی تھی اور اس نے ریونیو کے خلاف سوال کا جواب دیا۔عدالت عالیہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور یہی وہ عدالت تھی جس نے اپیل کرنے کی خصوصی اجازت دی۔

سوال یہ ہے کہ کیا چیک کے ذریعے ادا کی گئی کمیشن کی رقوم، جو بالترتیب مدراس اور بمبئی کے بینکوں سے نکالی گئی ہیں اور بالترتیب مدورا اور بمبئی سے لگائی گئی ہیں، اس مقدمے کے حالات میں برطانوی بھارت میں یا سکندرآباد میں موصول ہوئی ہیں؟اپیلٹ ٹریبونل نے پایا کہ تمام چیک، چاہے وہ مدورا سے ہوں یا بمبئی سے، مدورا یا بمبئی کی دو مخصوص فرموں کے ذریعے بھیجے گئے تھے اور سکندرآباد میں مدعا علیہان کو موصول ہوئے تھے اور انہیں ادائیگی کے طور پر مانا گیا تھا۔مدورا یا بمبئی سے ڈاک کے ذریعے چیک بھیجنے کے اثرات کے بارے میں سوال اب بھی باقی ہے۔اگر قرض دہندہ کی طرف سے ایکسپریس درخواست ہے کہ رقم ڈاک کے ذریعے بھیجے جانے والے چیک کے ذریعے ادا کی جائے اور انہیں اس طرح بھیجا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ادائیگی اس جگہ پر کی جائے گی جہاں چیک یا چیکیں پوسٹ کیے گئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں۔جواب دہندگان نے استدلال کیا کہ مدورا اور بمبئی کی فرموں اور جواب دہندگان کے درمیان قرارداد ہوا تھا کہ رقم کی ادائیگی چاہے نقد میں ہو یا سکندرآباد میں چیک کے ذریعے کی جائے گی اور اس لیے جب چیک ڈاک کے ذریعے بھیجے جاتے ہیں تو پوسٹ آفس مقروض کا ایجنٹ ہوتا ہے نہ کہ جواب دہندگان کا۔جواب دہندگان کی حمایت میں ایک حلف نامہ ہے جو تشخیص کی کارروائی میں دائر کیا گیا تھا اور جس پر عدالت عالیہ میں بھروسہ کیا گیا تھا۔اس حلف نامے کے مطابق زبانی طور پر اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ کمیشن سکندرآباد میں نقد یا چیک کے ذریعے ادا کیا جائے گا(جیسا بھی معاملہ ہو)، حلف نامے میں استعمال ہونے والی زبان یہ تھی :

"مذکورہ کمیشن زبانی طور پر میسرس کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔پٹنی اینڈ کمپنی لمیٹڈ، سکندرآباد ریاست حیدرآباد میں سکندرآباد میں ایجنٹ کمپنی نقد یا چیک کے ذریعے، جیسا بھی معاملہ ہو،" ۔ڈاک کے ذریعے بھیجے گئے چیک کے ذریعے ادائیگی کی صورت میں ادائیگی کی جگہ کا تعین فریقین کے درمیان قرارداد یا فریقین کے طرز عمل پر منحصر ہوگا۔اگر یہ دکھایا جاتا ہے کہ قرض دہندہ نے مدیون کو یا تو واضح طور پر یا مضمر طور پر ڈاک کے ذریعے چیک بھیجنے کا اختیار دیا ہے تو چیک میں موجود جائیداد بھیجتے ہی قرض دہندہ کو جاتی ہے۔لہذا پوسٹ آفس اس شخص کا ایجنٹ ہوتا ہے جس کو چیک پوسٹ کیا جاتا ہے اگر اسے ڈاک کے ذریعے بھیجنے کا کوئی واضح یا مضمر اختیار موجود ہو (کمشنر انکم ٹیکس بمقابلہ اوگل گلاس ورکس لمیٹڈ)۔اس صورت میں مشخص الیہ کی ایک واضح درخواست تھی کہ وہ مشخص الیہ یعنی حکومت بھارت کے خلاف بقایا بلوں کی رقم چیک کے ذریعے بھیجے۔لیکن اس عدالت نے مشاہدہ کیا کہ عام طور پر کاروباری استعمال کے عمل کے مطابق جسے آس پاس کے حالات کا ایک حصہ سمجھا جانا چاہیے، فریقین کا ارادہ ہونا چاہیے کہ چیک ڈاک کے ذریعے بھیجے جائیں جو کہ ترسیل کا معمول اور عام طریقہ ہے اور اس لیے دہلی میں چیک کی پوسٹنگ دہلی میں پوسٹ آفس کو ادائیگی کے مترادف ہے جو ٹیکس دہندہ کا ایجنٹ تشکیل دیا گیا تھا۔لیکن جواب دہندگان کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ اس طرح کی درخواست کی عدم موجودگی میں پوسٹ آفس کو قرض دہندہ کے ایجنٹ کے طور پر تشکیل نہیں دیا جا سکتا اور اوگل کے معاملے میں صفحہ 204جہاں یہ مشاہدہ کیا گیا -

" یقینا اگر ایسی کوئی درخواست، اظہار یا مضمر نہیں ہے، تو خط یا چیک کو پوسٹ آفس پہنچانا بذات خود بھیجنے والے کے ایجنٹ کو پہنچانا ہے۔" یہ مزید دعوی کیا گیا کہ اس معاملے میں ایک واضح قرارداد تھا کہ ادائیگی سکندرآباد میں کی جانی تھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور اس لیے یہ معاملہ اوگل گلاس ورکس کیس کے اصول کے تحت نہیں آتا اور داس جسٹس(جیسا کہ وہ اس وقت تھے)کے فیصلے میں درج ذیل اصول لاگو نہیں ہوتا ہے:-

ٹریبونل کی طرف سے پائے جانے والے حقائق پر مذکورہ بالا اصولوں کا اطلاق کرتے ہوئے یہ موقف ظاہر ہوتا ہے۔حکومت کی ذمہ داری چیک کے ذریعے ادائیگی کرنا تھی۔چیک دہلی میں تیار کیے گئے تھے اور ٹیکس دہندہ کو آندھ میں ڈاک کے ذریعے موصول ہوئے تھے۔کاروباری استعمال کے عمل کے مطابق، جس کے ارد گرد کے حالات کے ایک حصے کے طور پر، اوپر بیان کردہ حکام کے تحت توجہ دی جانی چاہیے، فریقین کا ارادہ ہونا چاہیے کہ چیک ڈاک کے ذریعے بھیجے جائیں جو اس طرح کی اشیاء کی ترسیل کے لیے معمول کی اور عام ایجنسی ہے اور ٹریبونل کے نتائج کے مطابق وہ درحقیقت ٹیکس دہندہ کو ڈاک کے ذریعے موصول ہوئے تھے۔

ہماری رائے میں یہ دلیل اچھی طرح سے قائم ہے۔جب ڈاک کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم کے لیے چیک کے لیے ایک پریس یا مضمر درخواست ہو یا جب فریقین کے طرز عمل سے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہو تو جو بھی موقف ہو، اس معاملے میں اپیل کنندہ واضح طور پر سکندرآباد میں کمیشن کی رقم کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے اور اوگل ورک کیس کا قاعدہ لاگو نہیں ہوگا۔ہمارے خیال میں عدالت عالیہ کا فیصلہ درست تھا اور اس لیے ہم اس اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیں گے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document